



محدث فتویٰ
ISLAMIC RESEARCH COUNCIL

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

(1): کیا فرماتے ہیں علماء کرام بیچ اس مسئلہ کے کہ بنام قاضی مصطفیٰ فوت ہو گیا جس نے وارث چھوڑے تین بیٹیاں ایک بیوی۔ ایک بھائی فیض النبی۔

(2)..... فوت ہونے والے نے اپنے ہاتھ سے ایک ورق پر تحریر کیا کہ میری ساری جائیداد کی مالک میری تین بیٹیاں ہیں۔ آپ ہمیں یہ بتائیں کہ شریعت محمدی کے مطابق یہ

جائیداد کس طرح تقسیم ہوگی نیز صرف بیٹیوں کے نام بہ نامہ صحیح ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

معلوم ہونا چاہیے کہ فوت ہونے والے کی ملکیت سے اس کے کفن و دفن کا خرچ کیا جائے اس کے بعد اگر میت پر فرض ہے تو اسے ادا کیا جائے اس کے بعد اگر میت نے وصیت کی ہے تو کل مال کے تیسرے حصے تک کی وصیت کو پورا کیا جائے اس کے بعد فوت ہونے والے کی کل جائیداد کو ایک روپیہ قرار دے کر یوں تقسیم کی جائے گی۔

فوت ہونے والے غلام مصطفیٰ کی کل ملکیت ایک روپیہ (مستقلہ خواہ غیر مستقلہ)

وارث: بیوی کو 2/3 آنے 3 بیٹیوں کو مشترکہ طور پر 10/3 آنے 8 پیسے، بھائی فیض محمد کو 4 پیسے ملیں گے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: **فَانْ كُنْ نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ فَاِنْ كَانَ لَكُمُ وَلَدٌ فَلِلنِّسَاءِ الْاِثْمُنُ** حدیث مبارکہ میں ہے: ((اَلْحَتَوُا الْفَرَائِضَ بِاَهْلِهَا فَمَا بَقِيَ فَلَاوَلٰی رَجُلٌ ذَكَرَ)) (بخاری و مسلم)

باقی رہی بات بہہ نامے کی تو وہ جائز نہیں جیسا کہ حدیث میں ہے:

((الوصیۃ للوارث)) مسند احمد ج 4، ص 186، رقم الحديث: 17680، جامع ترمذی کتاب الوصایا بان جاء الاوصیۃ للوارث رقم الحديث: 2120، ابن ماجہ الوصایا باب للوارث رقم الحديث: 2712.

باقی بہہ کی ہوئی ملکیت ابھی تک لڑکیوں نے قبضہ میں بھی نہیں لی اور کھاتے وغیرہ بھی نہیں ہوئے مالک فوت بھی ہو گیا ہے تو اس صورت میں وصیت ہوگی بہہ نہیں ہو سکتی جیسا کہ اوپر حدیث گزری ہے کہ وارث کے لیے وصیت نہیں ہو سکتی۔

موجودہ اعشاری فیصد نظام میں یوں تقسیم ہوگا

100 روپے

بیوی 8/1/12.5

8 بیٹیاں 3/2/66.66

1 بھائی عصبہ 20.84

حداماعندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ راشدیہ

صفحہ نمبر 570

محدث فتویٰ

